www.KitaboSunnat.com

# الحق المبین فی الجہر بالتامین

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

جہری نمازوں میں امام اور مقتدی کے لئے اونچی آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔ اس کے ثبوت پر متواتر احادیث، آثار صحابہ اور ائمہ محدثین کی تصریحات شاہد ہیں:

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ الْجَهْرُ بِالتَّأْمِينِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُجُوهٍ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آمین کئی احادیث سے ثابت ہے۔''

(الأوسط : ۱۳۱/۳)

## دلیل نمبر ①:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مَنْ ذَنْبِهِ.

''امام آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی، اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(صحيح البخاري : ۷۸۰، صحيح مسلم : ۴۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم (۴۱۰، ۶۱، ۷۶) کی روایت ہے:

إِذَا قَالَ الْقَارِي : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ (الفاتحة:۷) فَقَالَ : مَنْ خَلْفَهُ : آمِينَ، فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ کہے، مقتدی بھی آمین کہیں اور اس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“

❀ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذْ قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة : ۷)، فَقُولُوا : آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ .

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے، تو آپ ”آمین“ کہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو قبول کرے گا۔“

(صحیح مسلم : 404)

## راوی حدیث کا عمل:

راوی حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابورافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يُؤَذِّنُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاشْتَرَطَ أَنْ لَّا يَسْبِقَهُ بِالضَّالِّينَ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الصَّفَّ فَكَانَ إِذَا قَالَ مَرْوَانُ : وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : آمِينَ، يَمُدُّ بِهَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صَوْتَهُ، وَقَالَ إِذَا وَافَقَ تَأْمِينُ أَهْلِ الْأَرْضِ تَأْمِينَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُمْ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے مؤذن تھے۔ انہوں نے مروان سے طے کر رکھا تھا کہ جب تک میں صف میں داخل نہ ہو جاؤں، آپ ''ولا الضالین'' نہیں کہیں گے، تو جب مروان ''ولا الضالین'' کہتا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ با آواز بلند آمین کہتے اور فرماتے: اہل زمین کی اہل آسمان سے آمین میں موافقت ہو گئی، تو زمین والوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

(السّنن الكبرى للبيهقي : ٨٥/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

## حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور فہم سلف:

امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۰۴ھ) سے پوچھا گیا کہ کیا امام سورۃ فاتحہ کے بعد با آواز بلند آمین کہے گا، تو آپ نے جواب میں فرمایا:

نَعَمْ، وَيَرْفَعُ بِهَا مَنْ خَلْفَهُ أَصْوَاتَهُمْ .

''جی ہاں! اور مقتدی بھی آواز بلند کریں گے۔''

پوچھا گیا دلیل کیا ہے؟، تو یہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیش کی اور فرمایا:

فِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ أَمَرَ الْإِمَامَ أَنْ يَّجْهَرَ بِآمِينَ؛ لِأَنَّ مَنْ خَلْفَهُ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ تَأْمِينِهٖ إِلَّا بِأَنْ يَّسْمَعَ تَأْمِينَهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان 'جب امام آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امام کو باآواز بلند آمین کا حکم دیا ہے، کیوں کہ مقتدی جب تک امام کی آمین سن نہ لے، اس کی آمین کا وقت نہیں جان سکتا۔''

(الأم للشافعي : ١/١٠٩، الخلافيات للبيهقي : ٢/٦٧، ٦٨، مختصره)

امام اثرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بَيَانُ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ؛ لِأَنَّهٗ قَدْ قَالَ : إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَقَدْ بَيَّنَ أَنَّ تَأْمِينَ الْإِمَامِ يُسْمَعُ، فَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ بِتَأْمِينِهٖ .

''اس حدیث میں اونچی آمین کہنے کی دلیل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کی آمین سنی جائے گی اور امام کی آمین سن کر مقتدی بھی آمین کہیں گے۔''

(ناسخ الحديث ومنسوخه، ص ١٣٤)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) اور امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِينَ، إِذْ مَعْلُومٌ عِنْدَ مَنْ يَّفْهَمُ الْعِلْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْمُرُ الْمَأْمُومَ أَنْ يَّقُولَ : آمِينَ، عِنْدَ تَأْمِينِ الْإِمَامِ إِلَّا وَالْمَأْمُومُ يَعْلَمُ أَنَّ الْإِمَامَ يَقُولُهٗ، وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ يُسِرُّ آمِينَ، لَا يَجْهَرُ بِهٖ لَمْ يَعْلَمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَأْمُومُ أَنَّ إِمَامَهُ قَالَ : آمِينَ، أَوْ لَمْ يَقُلْهُ، وَمُحَالٌ أَنْ يُّقَالَ لِلرَّجُلِ : إِذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا فَقُلْ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، وَأَنْتَ لَا تَسْمَعُ مَقَالَتَهُ، هٰذَا عَيْنُ الْمُحَالِ، وَمَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمَأْمُومَ أَنْ يَّقُولَ آمِينَ، إِذَا قَالَهُ إِمَامُهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ تَأْمِينَ إِمَامِهٖ .

''نبی کریم ﷺ کا فرمان 'امام آمین کہے، تو آپ آمین کہیں' صراحت سے ثابت کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے مقتدی کو باآواز بلند آمین کہنے کا حکم دیا ہے، یقیناً نبی کریم ﷺ مقتدی کو امام کی آمین ساتھ آمین کا حکم صرف اس صورت میں دے سکتے ہیں، جب اسے معلوم ہو کہ اب امام نے آمین کہی ہے۔ اگر امام آہستہ امام کہے، تو مقتدی کو کیسے معلوم ہوگا کہ امام نے آمین کہہ دی ہے، یا نہیں کہی، آپ کسی سے کہیں کہ فلاں آدمی جب فلاں بات کہے، تو آپ بھی وہی بات کہہ دیجئے گا مگر آپ کو اس کی بات سنائی نہیں دے گی، تو محال ہے کہ سنے بغیر وہی بات کہہ دے۔ اسے کیا معلوم کہ اس نے کس وقت کیا کہا ہے، جب کہ وہ سن ہی نہیں رہا۔ تو نبی کریم ﷺ مقتدی کو حکم دیں کہ امام کی آمین ساتھ آمین کہو اور مقتدی امام کی آمین سن بھی نہ رہا ہو؟ ایک عالم تو کم از کم اس وہمے کو نہیں سمجھ پائے گا۔''

(صحيح ابن خزيمة تحت الحديث : ٥٧٠، الأوسط : ١٣٠/٣، ١٩٣/٤)

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں :

لَوْلَا جَهْرُهُ بِالتَّأْمِينِ لَمَا أَمْكَنَ الْمَأْمُومُ أَنْ يُّؤَمِّنَ مَعَهُ وَيُوَافِقَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي التَّأْمِينِ .

”اگر آمین بلند آواز سے نہ ہو تو ایک مقتدی کے لئے ممکن ہی نہیں کہ امام کے ساتھ آمین کہے اور اس کی آمین امام کی آمین سے موافق ہو جائے۔“

(اعلام الموقعين : ٣٩٦/٢)

علامہ سندھی حنفی (١١٣٨ھ) لکھتے ہیں:

أَخَذَ مِنْهُ الْمُصَنِّفُ الْجَهْرَ بِآمِينَ، إِذْ لَوْ أَسَرَّ الْإِمَامُ بِآمِينَ، لَمَا عَلِمَ الْقَوْمُ بِتَأْمِينِ الْإِمَامِ فَلَا يُحْسِنُ الْأَمْرُ إِيَّاهُمْ بِالتَّأْمِينِ عِنْدَ تَأْمِينِهِ وَهٰذَا اسْتِنْبَاطٌ دَقِيقٌ يُرَجِّحُهُ مَا جَاءَ مِنَ التَّصْرِيحِ بِالْجَهْرِ .

”مصنف کتاب اس حدیث سے آمین بالجہر کا استدلال کر رہے ہیں، کیوں کہ اگر آمین آہستہ آواز سے ہو تو مقتدی امام کی آمین بارے جان ہی نہ پائے، تو ایسی صورت میں مقتدی کو امام کے ساتھ آمین کہنے کا حکم مستحسن نہیں رہتا، یہ انتہائی دقیق استدلال ان احادیث کو راجح قرار دیتا ہے، جن میں آمین بالجہر کی صراحت موجود ہے۔“

(حاشية السنّدي على سنن ابن ماجه : ٢٨٠/١)

## حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ائمہ محدثین:

امیر المومنین فی الحدیث، سید الفقہاء، امام بخاری رحمہ اللہ اس پر حدیث پر جو باب قائم کیا ہے وہ کچھ یوں ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ .

''امام کے باواز بلند آمین کہنے کا بیان۔''

اور

بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ .

''مقتدی بلند آواز سے آمین کہے۔''

امام نسائی رحمہ اللہ کا باب:

بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ .

''امام کی اقتداء میں آمین کا حکم۔''

اور

بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ .

''آمین بالجہر کا بیان۔''

امام ابوداود رحمہ اللہ:

بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ .

''امام کے پیچھے آمین کا بیان۔''

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ:

بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ .

''بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان۔''

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ .

''جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ:

بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ .

''مقتدی کا بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان۔''

یہ حدیث دلیل ہے کہ امام اور مقتدی پکار کر آمین کہیں گے۔آمین بالجہر کے متعلق دیگر احادیث اسی کی تائید کرتی ہیں، سوال یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ''باب جہر الامام بالتامین۔'' قائم کیا ہے، لیکن حدیث اور باب میں مطابقت کیا ہے؟ اہل علم اس کا جواب دیتے ہیں:

اَلْقَوْلُ إِذَا وَقَعَ بِهِ الْخِطَابُ مُطْلَقًا حُمِلَ عَلَى الْجَهْرِ وَمَتٰى أُرِيدَ بِهِ الْإِسْرَارُ أَوْ حَدِيثُ النَّفْسِ قُيِّدَ بِذٰلِكَ .

''اگر کوئی قول مطلقا وارد ہو، تو اسے جہر پر محمول کیا جائے گا۔ اگر اسے آہستہ کہنا یا دل میں کہنا مراد ہوتا، تو وضاحت کر دی جاتی۔''

(فتح الباري لابن حجر : ٢٦٧/٢، إرشاد الساري للقسطلاني : ١٠١/٢)

## دلیل نمبر ②:

نعیم بن عبداللہ مجمر تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ : ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفاتحة : ١)، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة : ٧) فَقَالَ : آمِينَ . فَقَالَ النَّاسُ : آمِينَ وَيَقُولُ : كُلَّمَا سَجَدَ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی، آپ نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا، تو انہوں نے آمین کہی۔ مقتدیوں نے بھی آمین کہی۔ سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہا۔ دوسری رکعت سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہا۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: میری نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے آپ سب سے زیادہ مشابہ ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : ٤٩٧/٢، سنن النسائي : ٩٠٥، السنن الكبرىٰ للبيهقي : ٨٥/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (٤٩٩) امام ابن الجارود رحمہ اللہ (امام ابن حبان رحمہ اللہ (١٧٩٨) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا صَحِيحٌ وَرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

”یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔“

(سنن الدارقطني : ٣٠٥/١، ح : ١١٥٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام حاکم (۱/۲۳۲) نے امام بخاری ومسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

''یہ سند صحیح ہے۔''

(معرفة السنن والآثار : ۷۷۳، ۷۷٦)

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِيحٌ، لَا يتوَجَّهُ عَلَيْهِ تَعْلِيلٌ فِي اتِّصَالِ سَنَدِهٖ وَثِقَةِ رِجَالِهٖ .

''صحیح'' ہے، اس کے راویوں کی ثقاہت اور اتصال سند میں دو رائے ہو ہی نہیں سکتیں۔''

(خلاصة الأحكام للنووي : ۱/۳۷۱)

نیز اس حدیث کو حافظ عبد الحق اشبیلی رحمہ اللہ (الاحکام الوسطی : ۱/۳۷۵) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق : ۲/۳۲۱) اور نیموی حنفی (آثار السنن : ۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث پر امام بیہقی نے ''باب جہر الامام بالتامین۔'' قائم کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے حدیث (۷۸۲) کے تحت ذکر کر کے اس پر ''باب جہر الماموم بالتامین۔'' قائم کیا ہے۔ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قُلْتُ وَهُوَ مِنْ أَصَحِّ مَا وَرَدَ فِي إِثْبَاتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ تَبْوِيبَ الْبُخَارِيِّ عَلَيْهِ فِيمَا يتَعَلَّقُ بِالتَّأْمِينِ وَذَكَرَهٗ لَهٗ بَعْدَ حَدِيثِ أَبِي سَلمَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مِّمَّا يُوضِحُ أَنَّ حُكْمَهٗ عِنْدَهُ الرَّفْعُ وَلَيْسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الِاقْتِصَارُ عَلَى التَّأْمِينِ أَوْلٰى مِنَ الِاقْتِصَارِ عَلَى الْبَسْمَلَةِ فَحُكْمُ الْكُلِّ وَاحِدٌ وَّهُوَ الرَّفْعُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

”نماز میں سورہ فاتحہ کی ابتدا بسم اللہ سے کرنے کے اثبات کی بہترین دلیل یہ حدیث ہے۔اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ کی تبویب آمین سے متعلق ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث، سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوصالح رضی اللہ عنہ کی احادیث کے بعد ذکر کی ہے اور واضح کیا ہے کہ آمین بلند آواز سے ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صرف آمین بلند آواز سے کہنے کا استدلال درست نہیں، اس کے ساتھ ساتھ بسم اللہ بھی بلند آواز سے کہنے کا استدلال کیا جائے۔ دونوں بلند آواز سے کہی جائیں، آمین بھی اور بسم اللہ بھی۔“

(تغليق التعليق : ٢/٣٢٣، ٣٢٤)

امام الائمہ، ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۳۔۳۱۱ھ) نے ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔“ بلند آواز سے کہنے کے بارے میں اپنی مستقل تصنیف میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور لکھا ہے:

صَحَّ الْجَهْرُ بِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ مُّتَّصِلٍ، لَا ارْتِيَابَ فِي صِحَّتِهٖ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ.

”صحیح اور متصل سند سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر کا حکم دیا ہے۔ محدثین کے ہاں اس کی سند کے صحیح ہونے میں کوئی شک ہی نہیں۔“

(خلاصة الأحكام : ١/٣٧٠)

یہ حدیث اس بات پر واضح دلیل ہے کہ مقتدی پکار کر آمین کہے۔ محدثین کرام کی ایک جماعت نے ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔“ اونچی آواز سے پڑھنے پر دلیل بنایا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

## دلیل نمبر ③:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة: ٧)، فَقَالَ: آمِينَ، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ.

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کے بعد بآواز بلند آمین کہا۔“

(سنن الترمذي: ٢٤٨، سنن الدارقطني: ١/٣٣٤، ١٢٦٩، شرح السنة للبغوي: ٥٨٦، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی (۲۴۸)، حافظ ابو علی طوسی (مختصر الاحکام: ۲/۹۱) اور حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۸۶) نے ”حسن“ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (۱۲۶۷) نے ”صحیح“ کہا ہے۔
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (اعلام الموقعین: ۲/۳۹۶) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق: ۱/۲۳۶، التلخیص الحبیر: ۱/۲۳۷) نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

## فائدہ نمبر ①:

اس حدیث کو امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ ”مدلس“ بیان کر رہے ہیں۔ ان سے امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ بیان کر رہے ہیں۔ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”سفیان ثوری سے یحییٰ بن سعید وہی روایت لیتے ہیں، جس میں انہوں نے اپنے شیوخ سے سماع کی تصریح کر رکھی ہو۔“

(الكفاية في علم الرّواية للخطيب البغدادي، ص ٣٦٣، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

## فائدہ نمبر ②:

سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ کی اس روایت میں متابعت العلاء بن صالح اسدی (ثقہ باتفاق محدثین) نے کر رکھی ہے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٩/١، سنن أبي داوٗد : ٩٣٣، سنن الترمذي : ٢٤٩، المعجم الكبير للطبراني : ٤٥/٢٢، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا دَاوٗدَ سَمَّاهُ فِي رِوَايَتِهٖ، عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، وَهُوَ وَهْمٌ.

''امام ابوداود رحمہ اللہ نے علاء بن صالح کی جگہ علی بن صالح بیان کیا ہے، جو ان کا وہم ہے۔''

(تهذيب الكمال : ٥١٣/٢٢)

## تنبیہ بلیغ:

جناب تقی عثمانی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''علاء بن صالح باتفاق ضعیف ہیں۔''

(درس ترمذي : ٥١٨/١)

یہ تقی صاحب کی خطا ہے۔ باتفاق ثقہ راوی کو باتفاق ضعیف کہہ دیا۔ انہیں رجوع کرنا چاہیے۔

## فائدہ نمبر ③:

یہاں ''مد بہا صوتہ'' کا معنی آواز بلند کرنا ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھائی، تو فرمایا:

فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ .

”آواز بلند کیجئے۔“

(سنن أبي داوٗد : ٥٠٣، وسندهٗ صحيحٌ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے موقع پر سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھ رہے تھے:

ثُمَّ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ .

”پھر آواز بلند کرتے۔“

(صحيح البخاري : ٤١٠٦)

② حافظ بغوی رحمہ اللہ نے اس پر ”باب الجهر بالتامين في صلاة الجهر“ قائم کیا ہے، نیز امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

وَبِهٖ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِينَ، وَمَنْ بَّعْدَهُمْ : يَرَوْنَ أَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلَ صَوْتَهٗ بِالتَّأْمِينِ، وَلَا يُخْفِيهَا، وَبِهٖ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ .

”بہت سے اہل علم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا یہی مسلک ہے کہ آمین بلند آواز سے کہی جائے، پست آواز سے نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(سنن الترمذي تحت حديث : ٢٤٨)

ائمہ دین کے آمین کے بارے میں موقف سے حدیث کے الفاظ کا معنی واضح ہوتا ہے۔

③ العلاء بن صالح کی روایت کے الفاظ ہیں، سیدنا وائل بن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِآمِينَ .

''انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی۔آپ نے آمین بالجہر کہی۔''

④ سنن ابی داود (۹۳۲) وغیرہ میں ''ورفع بہا صوتہ'' کے الفاظ ہیں، ثابت ہوا ''مد بہا صوتہ'' اور ''رفع بہا صوتہ'' کا ایک ہی معنی ہے۔

## تنبیہ بلیغ:

مسند الامام (۳۱۶/۴) سنن الترمذی (۲۴۸) مسند الطیالسی (۱۰۲۴) سنن الدارقطنی (۳۳۴/۱، ح:۱۲۵۶) المستدرک علی الصحیحین (۲۳۲/۲) وغیرہم میں امام شعبہ رحمہ اللہ نے ''واخفی بہا صوتہ'' کے الفاظ بیان کئے ہیں۔ یہ الفاظ امام شعبہ کی خطا ہیں، جب کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ''مد بہا صوتہ'' کے الفاظ بیان کئے ہیں، یہی درست ہیں، انہیں بوجوہ ترجیح حاصل ہے۔

## وجہ اول:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا، وَأَخْطَأَ شُعْبَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

”آمین کے بارے میں سفیان کی حدیث شعبہ سے اصح ہے، اس حدیث میں کئی مقامات پر شعبہ نے خطا کی ہے۔“

(سنن الترمذي تحت حديث : ٢٤٨)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں امام ابو زرعہ رحمہ اللہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا:

حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا أَصَحُّ .

”اس مسئلہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث اصح ہے۔“

(سنن الترمذي تحت حديث : ٢٤٨)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَمَّا خَطَؤُهُ فِي مَتْنِهِ فَبَيِّنٌ .

”اس حدیث کے متن میں امام شعبہ رحمہ اللہ کی خطا واضح ہے۔“

(السنن الكبرى : ٢/٥٧)

اسی لئے تو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حُكْمُ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَحُفَّاظِهِ فِي هٰذَا لِسُفْيَانَ .

”اس حدیث میں ائمہ حدیث امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔“

(إعلام الموقعين : ٢/٢٨٦)

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ حِينَ قَالَ وَأَخْفٰى صَوْتَهٗ .

''امام شعبہ نے جو یہ کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آواز پست کی، یہ امام شعبہ رحمہ اللہ کی خطا ہے۔''

(التمييز، ص ٤٨)

امام اثرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِضْطَرَبَ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي إِسْنَادِهٖ، وَفِي كَلَامِهٖ ......

وَرَوَاهُ سُفْيَانُ فَلَمْ يَضْطَرِبْ فِي إِسْنَادِهٖ وَلَا فِي الْكَلَامِ .

''شعبہ رحمہ اللہ اس حدیث کی سند اور متن کو بیان کرنے میں اضطراب کا شکار ہیں۔

......جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اس روایت کی سند اور متن میں مضطرب نہیں ہیں۔''

(ناسخ الحديث ومنسوخه، ص ١٣٥)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے شعبہ کی روایت کو خطا اور وہم قرار دیا ہے اور سفیان ثوری کی روایت کو درست کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني، تحت الرقم : ١٢٧٠)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ أَنَّ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ إِذَا اخْتَلَفَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ سُفْيَانَ .

''حدیث کا علم رکھنے والے متفق ہیں کہ شعبہ اور سفیان میں اختلاف ہو جائے، تو سفیان ثوری رحمہ اللہ کی بات ہی مانی جائے گی۔''

(الخلافيات : ٦٤/٤، مختصره)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْحُفَّاظُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، عَلٰى أَنَّهُ أَخْطَأَ فِي ذٰلِكَ، فَقَدْ رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَلَمَةَ، بِمَعْنٰى رِوَايَةِ سُفْيَانَ .

”امام بخاری رحمہ اللہ جیسے حفاظ کا اتفاق ہے کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کرنے میں خطا کی ہے۔ یہی روایت علاء بن صالح اور محمد بن سلمہ بن کہیل رحمہما اللہ نے بھی بیان کی ہے اور وہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ہم نوا ہیں۔“

(معرفة السنن والآثار : ٣٦٠/٢)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰى غَلَطِهٖ فِيهَا .

”حفاظ حدیث متفق ہیں کہ امام شعبہ رحمہ اللہ کو اس حدیث میں غلطی لگی ہے۔“

(خلاصة الأحكام : ٣٨١/١)

امام شعبہ رحمہ اللہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے:

كَانَ سُفْيَانُ أَحْفَظَ مِنِّي .

”سفیان مجھ سے بڑے حافظ تھے۔“

(سنن أبي داوٗد : ٣٣٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوالفضل العباس الدوری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے ہوئے سنا:

لَيْسَ أَحَدٌ يُّخَالِفُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِلَّا كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ سُفْيَانَ قُلْتُ وَشُعْبَةُ أَيْضًا إِنْ خَالَفَهٗ قَالَ نَعَمْ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اگر سفیان ثوری سے کسی کا اختلاف ہو جائے، تو سفیان ثوری کو ترجیح حاصل ہوگی۔ میں نے کہا: شعبہ اختلاف کریں تب بھی؟ فرمایا جی ہاں، تب بھی۔‘‘

(تاريخ يحيىٰ بن مَعين برواية الدوري : ٣٦٤/٣، ت : ١٧٧١)

امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي، وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ .

’’مجھے شعبہ سا محبوب کوئی نہیں۔ میں کسی کو ان کا ہم پلہ نہیں مانتا، مگر جب شعبہ اور سفیان ثوری کا اختلاف ہو تو میں سفیان ثوری کا قول لیتا ہوں۔‘‘

(تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : ٦٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

خود امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا خَالَفَنِي سُفْيَانُ فِي حَدِيثٍ فَالْحَدِيثُ حَدِيثُهُ .

’’سفیان حدیث میں میری مخالفت کریں، تو انہی کی بات قبول ہوگی۔‘‘

(تقدمة الجرح والتعديل : ٦٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

## وجہ ثانی:

ابو الولید طیالسی رحمہ اللہ امام شعبہ رحمہ اللہ سے سفیان والی روایت کے موافق الفاظ بیان کرتے ہیں، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَالَ : وَلَا الضَّالِّينَ، قَالَ : آمِينَ، رَافِعًا بِهَا صَوْتَهٗ .

’’انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی جب آپ نے ’ولا الضالین‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہا، تو بلند آواز سے آمین کہا۔"

(السنن الکبریٰ للبیهقي : ۲/۵۸، وسندهٗ صحیحٌ)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

(معرفة السنن والآثار : ۲/۳۹۰)

نیز فرماتے ہیں:

يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُونَ شُعْبَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَنَبَّهَ لِذٰلِكَ فَعَادَ إِلَى الصَّوَابِ فِي مَتْنِهٖ .

"ممکن ہے امام شعبہ رحمہ اللہ کو اپنی خطا کا علم ہو گیا ہو اور انہوں نے متن میں درستی کر لی ہو۔"

(الخلافیات : ۲/۶۵، مختصره)

امام شعبہ رحمہ اللہ سے ان کے دو شاگردوں وہب بن جریر رحمہ اللہ اور عبدالصمد بن عبدالصمد رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی، تو اس میں "خفض" یا "اخفی" کے الفاظ بیان نہیں کئے، بلکہ قال : آمین "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی۔" کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

(صحیح ابن حبّان : ۱۸۰۵، وسندهٗ صحیحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس پر "باب ان یجہر بامین" باندھا ہے۔ واضح رہے کہ سفیان کی روایت کے دو شواہد ہیں۔ شعبہ کی روایت کا کوئی شاہد نہیں۔

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أُتِيَ شُعْبَةُ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهٖ وَلَا يَرْجِعُ إِلٰى كِتَابِهٖ وَيُحَدِّثُ بِمَعَانِي مَا سَمِعَ لَا بِأَلْفَاظِهِ الَّتِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَهَا مِمَّنْ حَدَّثَهُ؛ إِذْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يَعْجِزُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فَقِيهًا فَيُرَدُّ ذٰلِكَ إِلَى الْفِقْهِ حَتّٰى تَتَمَيَّزَ مَعَانِيهِ فِي قَلْبِهٖ كَمَالِكٍ وَّالثَّوْرِيِّ.

''شعبہ یہاں خطا کھا گئے ہیں۔ وہ حفظ سے بیان کرتے تھے، کتاب کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ روایت بالمعنی کرتے تھے، الفاظ حدیث بیان نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ فقیہ نہیں تھے، اس لئے جب کسی حدیث کا معنی سمجھنے سے عاجز آ جائیں تو اہل فقہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جیسا کہ امام مالک اور امام سفیان ثوری ہیں۔''

(شرح مشكل الآثار: ٦/٤، وفي نسخة: ١٧١/٧)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَنْتَفِي وُجُوهُ الْاِضْطِرَابِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا بَقِيَ إِلَّا التَّعَارُضُ الْوَاقِعُ بَيْنَ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ فِيهِ فِي الرَّفْعِ وَالْخَفْضِ وَقَدْ رَجَحَتْ رِوَايَةُ سُفْيَانَ بِمُتَابَعَةِ اثْنَيْنِ لَهٗ بِخِلَافِ شُعْبَةَ فَلِذٰلِكَ جَزَمَ النُّقَّادُ بِأَنَّ رِوَايَتَهٗ أَصَحُّ.

''اس حدیث میں اضطراب تمام صورتیں ختم ہو گئیں، بجز اس تعارض کے، جو شعبہ اور سفیان کے درمیان اونچی آمین یا آہستہ آمین کہنے کے متعلق واقع ہوا ہے۔ سفیان کی روایت راجح ہو گی، کیونکہ اس کی متابعت دو راویوں نے کی ہے، جبکہ شعبہ کی متابعت نہیں، اسی لیے ائمہ نقاد نے بالجزم سفیان کی روایت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصح قرار دیا ہے۔‘‘

(التّلخيص الحبير :582/1)

علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ ـ وَإِلَيْهِمُ الْمَرْجِعُ فِي تَنْقِيدِ الْأَسَانِيدِ ـ أَنَّ فِي سَنَدِهِ خَدَشَةٌ، وَخَطَأٌ مِنْ شُعْبَةَ أَحَدِ رُوَاتِهِ، وَالصَّحِيحُ: فَجَهَرَ بِهَا، وَقَدْ ثَبَتَ الْجَهْرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَانِيدَ مُتَعَدِّدَةٍ، يُقَوِّي بَعْضُهَا بَعْضًا.

’’محدثین کہ جو سندوں کے نقد میں مراجع ہیں، کا اتفاق ہے کہ اس روایت کی سند میں خدشہ ہے اور اس کے راوی شعبہ کی خطا ہے۔ درست الفاظ یہ ہے کہ ’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آمین کہی۔‘‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایسی روایات میں اونچی آمین ثابت ہے، جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔‘‘

(شرح عمدة الرعاية: ١٤٦/١)

## شبہ نمبر ①:

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ حَتّٰى رَأَيْتُ خَدَّهُ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ وَمِنْ هٰذَا الْجَانِبِ وَقَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾(الفاتحة : ٧) فَقَالَ: آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَا أَرَاهُ إِلَّا يُعَلِّمُنَا.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، میں نے آپ کے دائیں اور بائیں رخسار کو دیکھا، پھر آپ نے: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا اور باآواز بلند آمین کہا۔ میرے خیال میں آپ ﷺ ہمیں تعلیم دینا چاہتے تھے۔“

(الكنىٰ والأسماء للدولابي: ١٠٩٠)

## تبصرہ:

روایت سخت ضعیف ہے۔

① صاحب کتاب محمد بن احمد بن حماد ابو بشر دولابی ”ضعیف“ ہے۔

② حسن بن عطیہ ”ضعیف“ ہے۔

③ یحییٰ بن سلمہ بن کہیل بالاتفاق مجروح ہے، اسے امام ابن نمیر، امام ابن حبان، امام دارقطنی، امام نسائی، امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام ترمذی، امام عجلی، امام بخاری، حافظ ابن سعد، حافظ ابو علی طوسی، امام حاکم رحمہم اللہ وغیرہ نے مجروح قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

”اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“

(مجمع الزوائد: ٧/١٦١)

حافظ زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

”اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“

(المعتبر في تخريج أحاديث المنهاج والمختصر، ص ٨٠)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

## شبہ نمبر ②:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہیں جب آپ فاتحہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے تین دفعہ آمین کہی۔''

(المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/٢٢)

## تبصرہ:

روایت ضعیف ہے۔

① سعد بن صلت کی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: ٦/٣٧٨) کے کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا یہ مستور الحال ہے۔

② اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ ابواسحاق سبیعی بھی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح درکار ہے۔

④ عبدالجبار کا اپنے باپ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يَتَكَلَّمُونَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ وَيَقُولُونَ لَمْ يَلْقَهُ.

''محدثین عبدالجبار کی ان کے باپ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت میں کلام کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا اپنے باپ سے لقا نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(طبقات ابن سعد : ٦/٣١٠)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِنَّ أَئِمَّةَ الْحَدِيثِ مُتَّفِقُونَ عَلٰى أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا .

''ائمہ حدیث کا اتفاق ہے کہ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔''

(المَجموع : ٣/١٠٤)

## شبہ نمبر ③:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ : رَبِّ اغْفِرْلِي، آمِينَ .

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے کہا: 'رب اغفرلی' (اللہ مجھے معاف فرما۔) اور آمین کہا۔''

(المعجم الكبير للطبراني : ٢٢/٤٢، السنن الكبرٰى للبيهقي : ٢/٥٨)

## تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے:

ابواسحاق سبیعی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

## دلیل نمبر ④:

نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَأَمَّنَ النَّاسُ أَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ، وَرَآى تِلْكَ السُّنَّةَ .

''آپ امام کے ساتھ ہوتے،تو سورہ فاتحہ پڑھتے۔لوگ آمین کہتے،سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی آمین کہتے،آپ رضی اللہ عنہ اسے سنت کہا کرتے تھے۔''

(صحيح ابن خزيمة : ٥٧٢، وسندهٗ حسنٌ)

## فائدہ:

اسامہ بن زید لیثی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔یہ لیثی ہی ہے، کیوں کہ صحیح ابن خزیمہ میں عبد اللہ بن وہب کی کوئی روایت عمری سے نہیں۔فوائد یحییٰ بن معین بروایۃ ابوبکر مروزی کے حوالے سے روایت ہے۔نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَتَمَ أُمَّ الْقُرْآنَ لَا يَدَعُ آمِينَ يُؤَمِّنُ إِذَا خَتَمَهَا وَيَحُضُّهُمْ عَلٰى قَوْلِهَا وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَبَرًا .

''عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس پر ابھارتے تھے۔اس بارے میں نے ان سے حدیث سنی ہے۔''

(تغليق التعليق : ٣١٩/٢، فتح الباري لابن حجر : ٢٦٣/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

## دلیل نمبر ⑤:

عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَلَهُمْ رَجَّةٌ فِي مَسَاجِدِهِمْ بِآمِينَ، إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة : ٧) .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں آمین کہتے ہیں۔ آمین کہتے وقت ان کی آواز کی گونج سنی۔ یہ اس وقت ہوتا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٤٢٥/٢، وسندہٗ حسنٌ)

## فائدہ:

اسحاق بن منصور کوسج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا؟

يَجْهَرُ بِآمِينَ؟ قَالَ : إِيْ لَعُمْرِي الإِمَامُ وَغَيْرُ الْإِمَامِ، قَالَ إِسْحَاقُ : كَمَا قَالَ . قَالَ إِسْحَاقُ : وَأَمَّا الْجَهْرُ بِآمِينَ، فَإِنَّهُ سُنَّةٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَذٰلِكَ يُوَافِقُ تَأْمِينُهُمْ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، وَهُوَ عَلَى الْإِمَامِ أَلْزَمُ، وَعَلَيْهِ أَنْ يَجْهَرَ جَهْراً حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيْهِ فَقَطْ، وَإِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ آخِرُ الصُّفُوفِ فَحَسَنٌ أَيْضاً، لِمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : آمِينَ، حَتّٰى أَسْمَعَ صَفَّ النِّسَاءِ وَهُنَّ خَلْفَ الرِّجَالِ، فَلَا يَدَعَنَّ ذٰلِكَ إِمَامٌ وَلَا مَأْمُومٌ لِحَالِ تَرْكِ النَّاسِ، أَوْ يَدَعُهُ اسْتِحْيَاءً، أَوْ خَوْفاً مِّنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلٰى مَكْرُوهٍ، فَإِنَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ .

''کیا آمین اونچی کہی جائے گی؟ فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم امام و مقتدی آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اونچی کہیں گے۔امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ بھی کہی کہتے تھے۔آپ فرماتے ہیں : اونچی آمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے، یہ امام پر زیادہ لازم ہوتی ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ اتنی اونچی کہے کہ کم از کم قریب والے سن لیں، اگر صف کے آخر تک سنا دے، تو کیا بات ہے! حتی کہ مردوں کے پیچھے کھڑی عورتوں کو بھی سنا دے۔لوگ چھوڑ بھی دین کوئی امام یا مقتدی اس سنت کو نہ چھوڑے۔شرم محسوس کر کے یا کسی خوف سے یا کسی مجبوری کے ڈر سے بھی نہ چھوڑے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتے۔“

(مسائل الإمام أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه برواية الكوسج : ١/١٣٨)

## آمین سے یہودیوں کی چڑ:

### دلیل نمبر ①:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْيَهُودَ يَحْسُدُونَكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ .

”یہود آپ سے سلام اور آمین پر حسد کرتے ہیں۔“

(تاريخ بغداد للخطيب البغدادي : ١١/٤٣، المختاره لضياء الدين المقدسي : ١٠٧/٥، ح : ١٧٢٩، ١٧٣٠، وسندهٗ صحيحٌ)

### دلیل نمبر ②:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ .

''یہودی آپ سے اتنا حسد کہیں نہیں کرتے، جتنا سلام اور اور آمین کہنے پر کرتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجه : ٨٥٦، مسند إسحاق بن راهويه : ٥٧٩، الأدب المفرد للبخاري : ٩٨٨، التاريخ الكبير للبخاري : ٢٢/١، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (١٥٨٥) نے صحیح کہا ہے، حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الترغيب والترهيب : ١٩٦/١)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَّرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِجَمِيعِ رُوَاتِهٖ .

''یہ سند صحیح ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ان تمام راویوں سے امام مسلم رحمہ اللہ نے احتجاجاً روایت لی ہے۔''

(مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة : ٨٥٦)

حافظ عراقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

''اس کے رواۃ صحیح والے ہیں۔''

(فيض القدير : ٤٤١/٥)

اسماعیل بن ابی صالح صحیح مسلم کے راوی ہیں، جمہور نے ان کی توثیق کر رکھی ہے، جیسا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ حافظ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ رَوٰی عَنْهُ شُعْبَةُ وَمَالِكٌ وَّوَثَّقَهُ الْجُمْهُورِ .

”ان سے امام شعبہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے روایت لی ہے، انہیں جمہور نے ثقہ قرار دیا ہے۔“

(الترغیب والترھیب : ۱۱۰/۳)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَثَّقَهُ نَاسٌ .

”انہیں محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے۔“

(الکاشف : ۴۷۱/۱)

یہ حدیث ان سے ان کے دو شاگرد خالد بن عبداللہ طحان اور حماد بن سلمہ بیان کر رہے ہیں، ان کی سہیل سے صحیح مسلم میں روایات ہیں۔

## دلیل نمبر ③:

محمد بن اشعث رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثَتْنِي فَقَالَتْ : بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَاسْتَأْذَنَ أَحَدُهُمْ فَدَخَلَ، فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَعَلَيْكَ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ، فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَيْكَ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي فقُلْتُ : بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَفعلَ اللّٰهُ بِكُمْ وَفعَل قَالَتْ : فَأَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ عَلِمْتُ أَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ عَلَيَّ فَلَمَّا خَرَجُوا قَالَ لِي : مَا حَمَلَكِ عَلٰى مَا صَنَعْتِ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ الَّذِي قَالُوا فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي فَقَالَ : أَلَمْ تَرَيْنِي قَدْ رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ لَمْ يَضُرَّنَا وَلَزِمَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَدْرِينَ عَلٰى مَا حَسَدُونَا؟ قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ، قَال : فَإِنَّهُمْ حَسَدُونَا عَلَى الْقِبْلَةِ الَّتِي هُدِينَا لَهَا، وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي هُدِينَا لَهَا، وَضَلُّوا عَنْهَا، وَعَلٰى قَوْلِنَا خَلْفَ الْإِمَامِ آمِينَ .

’’ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، آپ نے ہمیں حدیث بیان کی، فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی کہ یہودیوں کا ایک گروہ آیا۔ ایک نے اجازت لی اور کہا السام علیکم! ’آپ پر موت ہو‘، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک ’تجھ پر بھی‘۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں غصہ پر قابو نہ پاسکی اور کہنے لگی تجھ پر بھی موت ہو، اللہ تمہارے ساتھ یوں یوں کرے، اب خیال گزرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کوئی گفتگو کی مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہیں۔ یہود کا وفد چلا گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بات سنی، تو غصے پر کنٹرول نہ کرسکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: میں نے انہیں جواب دے تو دیا تھا، جو قیامت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تک کے لئے کافی ہے۔ جانتی ہو، یہود ہم سے حسد کیوں کرتے ہیں؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ہمیں اللہ نے قبلہ عطا کیا، یہ لوگ محروم رہ گئے، ہمیں جمعہ عطا کیا، یہ محروم رہ گئے۔ ان وجہوں سے اور جو ہم امام کی اقتداء میں آمین کہتے ہیں اس وجہ سے۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : ٥٦/٢، شعب الإيمان للبيهقي : ٢٧٠٧، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو حافظ عراقی (فیض القدیر للمناوی: ۴۴۱/۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سلیمان بن کثیر عبدی جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہے۔ محمد بن اشعث، کندی ''حسن الحدیث'' ہے۔ اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۲/۵) نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۶۲۵) نے اس کی حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۵/۲) نے اس کی ایک حدیث کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ حافظ بیہقی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، یہ اس کی ضمنی توثیق ہے۔

یہودی دین اسلام کے پکے دشمن ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ ہر سنت کو حسد، بغض اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان احادیث اور آثار سے ثابت ہوا کہ نماز میں امام کے پیچھے آمین پکار کر کہنے سے یہودی حسد کرتے ہیں۔ ظاہر ہے جب آمین اونچی کہی جائے گی تو یہودی حسد کرے گا۔ اگر آہستہ کہیں گے، تو یہودیوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ مسلمانوں نے آمین کہی ہے یا نہیں؟ جو لوگ اونچی آواز سے آمین سے روکتے ٹوکتے ہیں یا اونچی آمین کہنے والوں سے دلوں میں نفرت رکھتے ہیں، انہیں عبرت پکڑنی چاہیے۔ آج بھی مسجد حرام اور مسجد نبوی آمین سے گونج رہی ہے۔ تمام اہل حدیث مساجد میں یہ سنت زندہ ہے۔ ہم نے اسی سنت آمین کو یہاں مدلل بیان کیا ہے تا کہ جو لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمین کہنے والوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں وہ سمجھ لیں کہ آمین رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔وہ اس سنت کو زندہ کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

امام مسلم رحمہ اللہ (۲۰۴۔۲۶۱ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِآمِينَ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَائِلٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

''اس بارے میں روایات متواتر ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آمین بالجہر کہی۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی پر دلالت کناں ہے۔''

(التمييز، ص ۱۸۱)

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۳۸۴۔۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : آمِينَ، وَهُوَ إِمَامٌ فِي الصَّلَاةِ، يَسْمَعُهَا مَنْ وَرَاءَهُ، وَهُوَ عَمَلُ السَّلَفِ .

''یہ رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث ہیں کہ آپ ﷺ نماز میں امام ہوتے، تو اس طرح آمین کہتے کہ مقتدی سن لیتے ، یہی سلف کا عمل ہے۔''

(المحلّى بالآثار : ۲/۲۹۴)

بھائیو! سنت کی محبت میں جیو۔اسی میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہے۔مذہبی تعصب کی آڑ میں سنتیں رد کرنا بدنصیبی ہے۔

## مقتدی کب آمین کہے گا؟:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا : آمِينَ .

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے، تو آپ آمین کہیں۔“ (صحيح البخاري : ٧٨٢، صحيح مسلم : ٤١٠)

اس کے معارض حدیث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا .

”جب امام آمین کہے، تو آپ آمین کہیں۔“

(صحيح البخاري : ٧٨٠، صحيح مسلم : ٤١٠)

پہلی حدیث میں امام کی فاتحہ کے بعد مطلق طور پر مقتدی کو آمین کہنے کا کہا گیا ہے کہ اگر وہ فاتحہ امام سے پہلے بھی پڑھ لے، تو بھی آمین نہیں کہے گا۔ جب امام ولا الضالین کے الفاظ کہہ دے، تو وہ آمین کہے گا۔ جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب امام آمین کہے، تم بھی آمین کہو۔ اس میں مقتدی کو امام کے بعد آمین کہنے کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ مقتدی امام کی آمین پر آمین کہے گا۔ اس حدیث نے مقتدی کی آمین کا محل متعین کر دیا ہے۔

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُوا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ، عَلٰى بُلُوغِهِ مَوْضِعَ التَّأْمِينِ، وَهُوَ خَاتِمَةُ الْفَاتِحَةِ، كَمَا يُقَالُ :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَنْجدَ إِذَا بَلَغ نَجْدًا، وَأَتْهَمَ، إِذَا بَلَغَ تِهَامَةً، وَأَحْرَمَ، إِذَا بَلَغ الْحَرَمَ، وَهٰذَا مَجَازٌ، فَإِنْ وُجِدَ دَلِيلٌ يُرَجِّحُهُ عَلٰى ظَاهِرِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: إِذَا أَمَّنَ، فَإِنَّهُ حَقِيقَةٌ فِي التَّأْمِينِ، عُمِلَ بِهِ، وَإِلَّا فَالْأَصْلُ عَدَمُ الْمَجَازِ.

''محدثین کرام نے فرمان نبوی: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ.''جب امام آمین کہے۔'' کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ جب وہ آمین کے مقام پر پہنچ جائے، جو کہ سورت فاتحہ کا اختتام ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: أَنْجدَ ''وہ نجد پہنچ گیا''، أَتْھَمَ ''وہ تہامہ پہنچ گیا''، أَحْرَمَ ''وہ حرم پہنچ گیا''، یہ مجازی معنی ہے، لہٰذا اگر کوئی ایسی دلیل موجود ہو، جو اسے حدیث کے ظاہری مفہوم سے پھیر دے، تو اس پر عمل کیا جائے گا، ورنہ مجاز اصل نہیں ہے۔''(إحكام الأحكام: ١/٢٢٧)

اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی اونچی آواز سے آمین کہیں گے۔

مقتدی امام کی آمین کے بعد آمین کہے یا امام کے ساتھ کہے یا امام کی آمین شروع کرنے کے بعد آمین کہہ دے، تینوں طرح درست ہے، البتہ امام سے پہلے آمین نہ کہے۔

## شبہات اوران کا ازالہ:

### شبہہ نمبر ①:

سیدنا ابووائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ (الفاتحة : ١) وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّأْمِينِ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ، تعوذ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي : ٣٠٤/١، تهذيب الآثار لابن جرير، نخب الأفكار للعيني : ٦٠٥/٣)

سند ''ضعیف'' ہے:

ابو سعد سعید بن مرزبان، بقال، کوفی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، نیز ''مدلس'' بھی ہے۔ اسے امام دارقطنی (سوالات البرقانی : ١٧٦) نے ''متروک'' اور امام فلاس (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی) نے ''ضعیف الحدیث متروک'' قرار دیا ہے، نیز امام یحییٰ بن معین (سوالات الجنید : ٣٢٣) امام عجلی (٦١٤) امام نسائی (الضعفاء والمتروکون : ٢٧٠) امام ابوزرعہ رازی (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ٦٣/٤) امام ابن حبان (المجروحین : ٣١٧/١) نے ''کثیر الوہم فاحش الخطا'' کہا ہے، نیز امام سفیان بن عیینہ (الجرح والتعدیل : ٦٢/٤) امام حفص بن غیاث (الجرح والتعدیل : ٦٢/٤) اور حافظ ابن عدی (الکامل فی ضعفاء الرجال : ٤٣٦/٤) نے ''ضعیف'' کہا ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری : ١٠٢/٨) نے ''لا یحتج بہ'' کہا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْأَکْثَرُ عَلٰی تَضْعِیفِہٖ .

''اکثر محدثین اسے ''ضعیف'' کہتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد : ٢٣٩/١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُونَ يُجَرِّحُونَ وَالْبَعْضُ يُوَثِّقُونَهُ.

''اکثر محدثین اس پر جرح کرتے ہیں، بعض اس کی توثیق کرتے ہیں۔''

(العرف الشذي : ١/٢٥٨)

کیا جسے جمہور ''ضعیف'' قرار دیں، اس کی روایت حجت ہو سکتی ہے؟ تبھی تو اس قول کی سند کو علامہ نیموی حنفی صاحب نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(آثار السنن : ٣٨٥)

## شبہہ نمبر ②:

ابو وائل کہتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ وَّعَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِآمِينَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ تعوذ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔''

(المعجم الكبير للطبراني : ٩/٢٦٢، ح : ٩٣٠٤، المخلصيات : ٢٣٣١)

سند ''ضعیف'' ہے۔ ابو سعید بقال جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور مدلس بھی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

## شبہہ نمبر ③:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يُخْفِي الْإِمَامُ ثَلَاثًا، التَّعَوُّذَ وَبِسْمِ اللّٰهِ وَآمِينَ .

''امام تین چیزیں آہستہ آواز سے کہے گا، تعوذ، بسم اللہ اور آمین۔''

(المحلّٰی بالآثار لابن حزم : ٢٨٠/٢، مسئله نمبر : ٣٦٣)

سند ''ضعیف'' ہے۔ ابوحمزہ، اعور قصاب کے بارے میں علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

هُوَ مُتَّفَقٌ عَلٰی ضُعْفِهٖ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔''

(عمدة القاري : ٢٣٧/٨)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ وَّذَاهِبُ الْحَدِيثِ .

''حدیث میں ضعیف ہے۔''

(العلل الكبير للترمذي : ٣٢٢)

اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔

(العلل و معرفة الرجال : ٤٥٢٨)

نیز متروک کہا ہے۔

(العلل و معرفة الرجال : ٣٢١٤)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ لَّا يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ .

''کسی کھاتے کا نہیں۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : ٢٣٦/٨)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی نے ''لیس بثقۃ'' کہا ہے۔

(الضعفاء والمتروكون : ٥٨١)

امام دارقطنی (العلل : ٥/ ١٦٧) اور حافظ بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری : ٢/٢٥٢) نے ''ضعیف'' کہا ہے، نیز اس پر امام ترمذی، حافظ عقیلی، امام ابو حاتم رازی، امام ابن حبان رحمہم اللہ وغیرہم کی جروح ہیں۔امام ابن عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ الَّتِي يَرْوِيهَا خَاصَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُحَالًا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

''خاص ابراہیم سے اس کی راویت کی متابعت تو ناممکن ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال : ٨/١٥٦)

یہ روایت بھی ابراہیم نخعی سے ہے۔ابراہیم اس روایت میں مدلس ہیں۔

## تنبیہ:

ابومعمر (البنایہ فی شرح الہدایۃ للعینی : ٢/ ٢٢٦) اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ (المحلی بالآثار لابن حزم: ٢/ ٢٨٠، مسئلہ: ٣٦٣) سے ہے:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : يُخْفِي الْإِمَامُ أَرْبَعًا، التَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، وَآمِينَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، امام تعوذ، بسم اللہ، آمین اور ربنا ولک الحمد، ان چاروں کو آہستہ پڑھے گا۔''

اس کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ وُجُوهٍ لَيْسَتْ بِالْقَائِمَةِ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”(سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب قول کی) سندیں ضعیف ہیں۔“

(الإنصاف، ص ۲۳۵)

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی، حنفی (۱۳۰۴ھ) نے کیا خوب لکھا ہے:

قُلْتُ : لَقَدْ طُفْنَا كَمَا طُفْتُمْ سِنِينًا بِهٰذَا الْبَيْتِ طُرًّا جَمِيعُنَا فَوَجَدْنَا بَعْدَ التَّأَمُّلِ وَالْإِمْعَانِ أَنَّ الْقَوْلَ بِالْجَهْرِ بِآمِينَ هُوَ الْأَصَحُّ لِكَوْنِهِ مُطَابِقًا لِّمَا رُوِيَ عَنْ سَيِّدِ بَنِي عَدْنَانَ، وَرِوَايَةُ الْخَفْضِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفَةٌ لَّا تُوَازِي رِوَايَاتِ الْجَهْرِ وَلَوْ صَحَّتْ وَجَبَ أَنْ تُحْمَلَ عَلٰى عَدَمِ الْقَرْعِ الْعَنِيفِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ ابْنُ الْهَمَّامِ وَأَيُّ ضَرُورَةٍ دَاعِيَةٍ إِلٰى حَمْلِ رِوَايَاتِ الْجَهْرِ عَلٰى بَعْضِ الْأَحْيَانِ أَوِالْجَهْرِ لِلتَّعْلِيمِ مَعَ عَدَمِ وُرُودِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فِي رِوَايَةٍ وَالْقَوْلُ بِأَنَّهٗ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ أَضْعَفُ لِأَنَّ الْحَاكِمَ قَدْ صَحَّحَهٗ مِنْ رِّوَايَةِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ وَهُوَ إِنَّمَا أَسْلَمَ فِي أَوَاخِرِ الْأَمْرِ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتْحِ الْبَارِي وَأَمَّا أَثَرُ إِبْرَاهِيمَ النَّخْعِيِّ وَنَحْوِهٖ فَلَا تُوَازِي الرِّوَايَاتِ الْمَرْفُوعَةَ .

”کہتا ہوں: ہم نے بھی آپ کی طرح کئی برس اسی دشت کی سیاحی کی۔ اس کے گوشے گوشے سے واقف ہو گئے۔ انتہائی دقت نظری اور غور وفکر کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آمین بالجہر کہنا ہی صحیح ہے، کیوں کہ یہ اولاد عدنان کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سردار ﷺ کی احادیث سے مطابق ہے۔ نبی کریم ﷺ سے منقول آمین بالسر کی روایات ضعیف ہیں، جو صحیح روایات کی ہم پلہ نہیں۔ اگر یہ صحیح ہوں، تب بھی ان کا مطلب یہ ہوگا آواز بہت شدید نہ ہو، بل کہ قدرے آہستہ ہو۔ ابن ہمام رحمہ اللہ بھی یہی معنی بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آمین بالجہر کی روایات کا یہ معنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ آمین بالجہر بعض اوقات کہی گئی یا تعلیم کے لئے کہی گئی، کیوں کہ اس پر کوئی دلیل نہیں اور آمین بالجہر کو ابتدائے اسلام کا معاملہ قرار دینا انتہائی کم زور بات ہے، کیوں کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح قرار دی ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں صراحت کی ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی آخری زندگی میں ایمان لائے ہیں، باقی رہے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ وغیرہ کے آثار، تو ان کی صحیح مرفوع احادیث کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں۔"

(السّعاية في كشف ما في شرح الوقاية : ١٧٦/٢)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْإِنْصَافُ أَنَّ الْجَهْرَ قَوِيٌّ مِّنْ حَيْثُ الدَّلِيلِ .

"انصاف یہ ہے کہ آمین بالجہر کے دلائل قوی ہیں۔"

(التعليق المُمَجِّد علي موطّأ الإمام مالك، ص : ١٠٥)

بھائیو! آپ اتنی محبوب سنت سے محروم کیوں ہیں؟ جناب رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

"جو سنت کی محبت سے بلا شر و فساد آمین بالجہر اور رفع الیدین وغیرہ کرے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو برا نہیں جانتا۔‘‘ (تذکرۃ الرشید:۲/۱۷۵)

اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! تو جانتا ہے کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر تیرے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔

جناب اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

’’آمین بالجہر بے شک سنت ہے۔‘‘

(الإفاضات اليومية : ۱۳۲/۵)

نیز کہتے ہیں:

’’یہاں ایک طالب علم شافعی مذہب آئے تھے، موہلوں کی قوم سے تھے۔ زبان ...تھی، نماز میں آمین بالجہر کہتے تھے، مگر پست دبی آواز سے، شاید یہاں کے ادب کی وجہ سے ایسا کرتے ہوں، کہلوا دیا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے سنت کو چھوڑا جائے۔ بے تکلف آمین کہو۔‘‘

(الإضافات اليومية المعروف ملفوظات حكيم الأمت : ۱۳۷/۵)

دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں نبی کریم ﷺ کی پیاری سنتوں کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

علامہ ابن عابدین حنفی (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ وَكَانَ عَلٰى خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيثِ، وَيَكُونُ ذٰلِكَ مَذْهَبَهُ، وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهُ عَنْ كَوْنِهٖ حَنَفِيًّا بِالْعَمَلِ بِهٖ .

’’حدیث صحیح ہو، مگر مذہب کے خلاف ہو، تو حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مذہب قرار پائے گی۔ یہ کام کرنے سے انسان حنفیت سے خارج نہیں ہو جائے گا، بلکہ مقلد ہی رہے گا۔"

(رد المحتار علی در المختار : ٦٨/١)

## سری نمازوں میں آمین:

نماز سری ہو، یا جہری، آمین کہنا مشروع ہے۔ نماز میں اصل سر ہے، یعنی آہستہ پڑھنا۔ جہاں جہر کرنے کی دلیل آ جائے، وہاں جہر کیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہوتا کہ جس جگہ آہستہ پڑھنا نہ ہو، وہاں جہر ہو۔ جہر، اخفا کا اظہار ہے۔

علامہ صنعانی رحمہ اللہ (١١٨٢ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»، قَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ أَمَّنَ، فَيُؤَمِّنُ مِنْ كُلِّ مُصَلٍّ مِنْ مُنْفَرِدٍ وَّإِمَامٍ، وَمَأْمُومٍ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ : «صَلُّوا»، خِطَابٌ عَامٌّ وَّأَمْرٌ لِّكُلِّ مُؤْمِنٍ بِذٰلِكَ .

"فرمان نبوی: "میری طرح نماز پڑھیں۔" یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی ہے، لہٰذا منفرد، امام اور مقتدی سب کو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں) آمین کہنی چاہیے، کیونکہ یہ خطاب عام ہے اور ہر مومن کو حکم ہے۔"

(التحبير لإيضاح معاني التيسير : 285/5)

علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّ الْفَذَّ يُؤَمِّنُ مُطْلَقًا، وَالْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ فِيمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُسِرَّان فِيهِ يُؤَمِّنَان سِرًّا .

”اہل علم کا اتفاق ہے کہ منفرد مطلق طور پر (آہستہ) آمین کہے گا۔ جبکہ امام اور مقتدی سری نمازوں میں آہستہ آمین کہیں گے۔“

(المُفْهِم لِمَا أشْكَلَ من تلخيص مسلم : 44/2، طرح التثريب للعراقي : 267/2)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْمُنْفَرِدَ يُؤَمِّنُ وَكَذٰلِكَ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ فِي الصَّلَاةِ السِّرِّيَّةِ .

”امت کا اجماع ہے کہ منفرد (آہستہ) آمین کہے گا اور اسی طرح امام اور مقتدی بھی سری نمازوں میں (آہستہ) آمین کہیں گے۔“

(شرح النووي : 130/4)

علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ (٥٨٧ھ) لکھتے ہیں:

إِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَاتِحَةِ يَقُولُ : آمِينَ إِمَامًا كَانَ أَوْ مُقْتَدِيًا أَوْ مُنْفَرِدًا وَّهٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ .

”اکثر علما کا کہنا ہے کہ امام ہو، مقتدی ہو یا منفرد، فاتحہ کے بعد آمین کہے گا۔“

(بدائع الصنائع :207/1)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ : آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ : آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

”جب کوئی آمین کہے اور آسمان پر فرشتے بھی آمین کہیں اور دونوں کی آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باہم موافق ہو جائے، تو اس کے پہلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

(صحيح مسلم: 410)

علامہ زیلعی حنفی (۷۶۲ھ) اور علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فَائِدَةٌ أُخْرٰى، وَهِيَ انْدِرَاجُ الْمُنْفَرِدِ فِيهِ.

''حدیث کے ان الفاظ میں منفرد (اکیلا نمازی) بھی شامل ہے۔''

(نَصب الراية: 368/1، شرح سنن أبي داود: 197/4)

علامہ ابن عطار رحمہ اللہ (۷۲۴ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى اسْتِحْبَابِ التَّأْمِينِ لِلْإِمَامِ، وَالْمَأْمُومِ، وَأَمَّا الْمُنْفَرِدُ؛ فَيُسْتَحَبُّ لَهٗ أَيْضًا، وَلِكُلِّ قَارِئٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ؛ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ»، الْحَدِيثَ؛ وَهُوَ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَّكُونَ إِمَامًا، أَوْ مَأْمُومًا، أَوْ مُنْفَرِدًا، أَوْ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ امام اور مقتدی کے لیے آمین کہنا مستحب ہے، نیز منفرد کے لیے بھی آمین کہنا مستحب ہے اور اسی طرح نماز کے علاوہ (سورت فاتحہ کی قرأت کرنے والے) قاری کے لیے بھی مستحب ہے۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ: ''جب کوئی آمین کہے۔'' امام، مقتدی، منفرد اور نماز کے علاوہ قرأت کرنے والے، سب کو شامل ہے۔''

(العدة في شرح العمدة: 434/1)

علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قَوْلُهُ : «أَحَدُكُمْ» فِيهِ أَنَّ التَّأْمِينَ سُنَّةٌ لِّكُلِّ مُصَلٍّ إِمَامًا أَوْ مَأْمُومًا أَوْ مُنْفَرِدًا .

’’فرمان نبوی: ’’تم میں سے کوئی ایک۔‘‘ دلیل ہے کہ آمین کہنا امام، مقتدی اور منفرد، ہر نمازی کے لیے مسنون ہے۔‘‘

(الكواكب الدّراري : 145/5)

## الحاصل:

امام، مقتدی اور منفرد کے لیے ہر سری اور جہری نماز میں آمین کہنا مستحب ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "